هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ

وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا

تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے

امامِ عدل وحریت ، خلیفہ راشد ، فاتح عرب وعجم

دامادِ علیؓ ، خلیفہ دوم ، امیر المؤمنین

حضرت سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ

اسلامی تاریخ کی اولوالعزم عبقری شخصیت، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی رفیق

خلافتِ اسلامیہ کے تاجدار ثانی اور قیصر وقصریٰ کے فاتح

کے حالاتِ زندگی پر مشتمل مختصر مجموعہ

ابو ریحان ضیا الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

امام عدل وحریت، خلیفہ دوم، امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم ؓ

- ☆ نام: عمر بن خطاب
- ☆ لقب: فاروق
- ☆ کنیت: ابوحفص
- ☆ نسب: نویں پشت میں حضور ﷺ سے ملتا ہے
- ☆ ولادت: واقعہ فیل کے ۱۳ برس بعد
- ☆ قبول اسلام: نبوت کے چھٹے سال ۳۳ برس کی عمر میں اسلام لائے
- ☆ وجاہت: رنگ سفید مائل بہ سرخی، رخساروں پر گوشت کم، قد مبارک دراز

قرابت بالنبی ﷺ

آپ ؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہ ؓ، حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ دور خلافت میں حضور ﷺ کی نواسی اور حضرت علی ؓ کی صاحبزادی ام کلثوم ؓ سے آپ کا نکاح ہوا جن سے زید بن عمر ؓ اور رقیہ بنت عمر ؓ پیدا ہوئے۔

عہد نبوی ﷺ میں آپ ؓ کی خدمات

مکہ میں سات سال، دور مدینہ میں دس سال آپ ہر وقت آنحضرت ﷺ کے قریب رہے۔ ستائیس غزوات نبوی میں کسی موقع پر غیر حاضر نہ ہوئے۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلے اسلام کا نام آپ ؓ ہی نے بلند کیا۔

مختصر فضائل ومناقب

حضرت شاہ ولی اللہ ؒ کے مطابق قرآن کریم کی ۲۷ آیات حضرت عمر ؓ کی رائے پر نازل ہوئیں۔ "**لیظھرہ علی الدین**" اور "**الم غلبت الروم**" ایسی بے شمار آیات کی پیش گوئیاں آپ ؓ کے عہد میں پوری ہوئیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

- ☆ جس راستے سے عمر ؓ گزرتا ہے شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔ ﴿بخاری ومسلم﴾
- ☆ جنت میں عمر ؓ کا لقب بڑا محل ہے۔ ﴿بخاری ومسلم﴾
- ☆ عمر ؓ کی زبان پر خدا نے حق جاری کر دیا ہے۔ ﴿بیہقی﴾
- ☆ میرے بعد ابوبکر ؓ وعمر ؓ کی اقتداء کرنا۔ ﴿مشکوٰۃ﴾

☆ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔﴿ترمذی﴾

☆ میرے آسمانوں پر دو وزیر ہیں، جبرائیل و میکائیل اور زمین پر دو وزیر ہیں، ابوبکرؓ اور عمرؓ۔

☆ حضورﷺ، ابوبکرؓ و عمرؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر جا رہے تھے۔ آپﷺ نے فرمایا: ہم تینوں قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔

خلافت فاروق اعظمؓ پر ایک نظر

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے بعد دس سال چھ ماہ دس دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی خلافت قائم کی۔

☆ آپؓ کے دور میں ۳۶۰۰ علاقے فتح ہوئے۔

☆ آپؓ کے دور میں ۹۰۰ جامع مساجد اور ۴۰۰۰ عام مسجدیں تعمیر ہوئیں۔

☆ قیصر و کسریٰ دنیا کی دو بڑی سلطنتوں کا خاتمہ آپؓ ہی کے دور میں ہوا۔

☆ آپؓ کے عہد میں عدالت کے ایسے بے مثال فیصلے چشم فلک نے دیکھے جن کا چرچا چار وانگ عالم پھیل گیا۔

☆ فتوحات عراق، ایران، روم، ترکستان اور دیگر بلاد عجم پر اسلامی عدل کا پرچم لہرانا سیدنا فاروق اعظمؓ کا بے مثال کارنامہ ہے۔

☆ حضرت عمرؓ کے زریں اور درخشندہ عہد پر کئی غیر مسلم بھی آپؓ کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ حقیقت میں آنحضرتﷺ کے آفاقی دین کی تعمیر و ترقی کے اوج ثریا پر پہنچانے اور دنیا بھر میں اسلام کی سطوت و شوکت کا سکہ بٹھانے کا سہرا حضرت فاروق اعظمؓ کے سر ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی اہم خصوصیات

☆ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: ''علم کے دس حصوں میں سے ایک حصہ ساری امت کو دیا گیا ہے اور نو حصے حضرت عمرؓ کو دیئے گئے ہیں۔''

حضرت ابن مسعودؓ کی اس شہادت کو محض ستائش آرائی نہ سمجھیں بلکہ ایک نظر تاریخی شواہد پر بھی ڈال لیں۔ حضرت عمرؓ کے قضایا (فیصلے) آپ کے اجتہادات، محکم اصول پر مبنی مضبوط نظریات اور آپؓ کے شرعی و انتظامی تفردات کو ابواب و فصول کے تحت جمع کرنے کی کوشش کی جائے تو عمرؓ کے نام سے ایک دو نہیں متعدد ضخیم مجلدات تیار ہو جائیں۔ فقہ کا معمولی طالب علم بھی آپؓ کے فیصلے اور احکام کا مطالعہ کرکے ان کی گہرائی، گیرائی ندرت و پنہائی پر حیران رہ جاتا ہے۔

☆ امیر المومنین سیدنا علیؓ کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں: ''جب صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمرؓ کو ضرور یاد کرلو۔''

اس فرمان کی سب سے بڑی اہمیت تو یہی ہے کہ یہ ایسے گرامی مرتبت انسان کی طرف منسوب ہے جو فضائل و مناقب اور مکارم و محاسن میں خود بھی جلیل القدر مقام رکھتا ہے، دوسرے اس میں جامعیت بہت ہی زائد ہے۔ مقام مدحت میں صالحین کا لفظ اختیار کرنے میں عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ آپؓ کے سارے کمالات کی طرف ایک جامع اور لطیف اشارہ ہو جاتا ہے۔

☆ امیر المومنین سیدنا عثمان غنیؓ فرماتے ہیں: ''اللہ عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جنہوں نے تراویح کی جماعت کا نظم قائم کرکے مساجد کو مزین کر دیا ہے۔''

☆ سیدنا حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ: ''میں اس شخص سے سخت بیزار ہوں جو ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ کو بھلائی سے یاد نہ کرے۔''

☆ حضرت نافعؒ نے ایک سلسلہ گفتگو میں حضرت فاروق اعظمؓ کے متعلق فرمایا کہ: ''ہر نیک کام میں آپؓ کی کوشش انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور آپؓ ہر کام نہایت عمدگی اور بہتری کے ساتھ کرتے تھے، یہاں تک کہ اس روش پر آپؓ کا انتقال ہوا۔''

یہ ایک ایسے عینی شاہد کی شہادت ہے جس نے حضرت عمرؓ کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ الفاظ پر غور کر لیجئے اور پھر دیکھئے کہ ''کان اجدو اجود'' ست بڑھ کر آپ کا مکمل سراپائے علم وعمل اور کیا ہوسکتا تھا۔ یہی علم کی جامعیت اور عمل کی پختگی تھی جس نے آپؓ کو محبوب خلائق بنادیا۔ عوام کو اپنے حکمران سے شکایات اس وقت ہوتی ہیں جب ان کے جائز حقوق ومطالبات پورے نہ کئے جائیں، لیکن زمانہ خلافت فاروقیؓ میں اس قسم کی شکایات کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ ان کے مبارک دور میں وسعت حکومت کے باوجود ہر حق دار کو اس کا حق پہنچ رہا تھا۔ اس لئے آپ سے ڈرنے والے وہی چند افراد ہوسکتے ہیں جن کو اپنی کوتاہی کی وجہ سے مواخذہ اور احتساب کا ڈر ہو۔ ورنہ جمہور مسلمان تو آپ سے دلی محبت ہی رکھتے تھے۔

☆ حسب قول امام محمد بن سیرینؒ، تمام امت کا یہ ایمانی وقلبی فیصلہ ہے کہ: ''جو شخص نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھتا ہو اس کے متعلق یہ گمان بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حضرت صدیقؓ وفاروق اعظمؓ سے محبت نہ رکھے اور ان کی شان میں گستاخی کرے۔''

☆ ان سب سے بڑھ کر لائق توجہ خود حضور ختم الرسل، ہادی السبل، فخر کونین، رسول الثقلین علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ ذرا غور فرمائیں اور ''سورۃ واقعہ'' ملاحظہ کریں۔ ''حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے عمرؓ! کیا آپ مجھے اس لقب سے یاد کرتے ہیں حالانکہ میں خود اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمرؓ سے بہتر کسی آدمی پر کبھی سورج طلوع نہیں ہوا۔''

سبحان اللہ! زبان رسالت مآب سے خیر الامت ہی کا نہیں، خیر الناس کا لقب مل رہا ہے۔ اللہ اکبر! اس سے بڑھ کر حضرت فاروق اعظمؓ کی عظمت وشان اور کیا ہوگی؟ بات جب ارشاد نبوی ﷺ کی آگئی ہے تو آیئے مزید معلومات حاصل کرلیں، کچھ حضور ﷺ کے ارشادات عالیہ مطالعہ میں لے آئیں تاکہ اس بات کے سمجھنے میں پوری آسانی ہوجائے کہ استاد کی بابرکت نظروں میں شاگرد کی مزید حیثیت کیا ہے۔ یاد رکھیے کہ استاد وہ ہے جس کے متعلق کیا گیا ہے۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست

کتب خانہ چند ملت بشست

اور شاگرد وہ ہے جو مشیت الٰہی اور انتخاب خداوندی کے تحت چالیسویں نمبر پر داخل درس اور شامل جماعت ہوا ہے۔

یاد رکھیے! نبی ﷺ کو نبوت چالیس سال ہی میں ملتی ہے۔ انسانی عقل کو کمال بھی چالیس سالہ ہونے پر ہی ملتا ہے۔ اسلامیوں بلکہ قدسیوں کی جو جماعت حضور ﷺ کے زیر سایہ تشکیل وتربیت پارہی تھی اس کی پختگی اور عزت کے لئے بھی بنیادی پتھر حضرت فاروق اعظمؓ کو بنایا گیا ہے کہ آپ چالیسویں نمبر پر اسلام لائے۔ دراصل آپ ہی کے اسلام لانے پر یہ جماعت پورے طور پر جماعت بنی۔ اب دیکھئے کہ اس شاگرد نے استاد کی بارگاہ میں کیا مقام حاصل کیا۔ اس کا جواب ذیل کی سطور میں ملے گا۔

حضرت عمر فاروق ؓ کے بارے میں ارشادات رسول ﷺ

☆ آقائے نامدار سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں: ''لاریب! اللہ نے عمرؓ کی زبان و دل پر حق کو جاری وساری کر دیا۔''

☆ ایک واقعہ کے ذیل میں حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ جناتی اور انسانی شیاطین عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔''

☆ حضور ﷺ اپنا ایک خواب بیان فرماتے ہیں اور اس بات کو پہلے ہی ملحوظ رکھیں کہ حسب تصریح حضرت ابن عباسؓ، پیغمبروں کا خواب وحی ہوتا ہے۔ فرمایا: ''میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا کس کا محل ہے تو جواب دیا گیا کہ عمر بن خطابؓ کا۔''

☆ ایک مرتبہ فخر موجودات، سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے سامنے جنت والوں میں سے ایک آدمی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ اس فرمان کے بعد متصلاً ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک اور شخص ابھی ابھی آنے والا ہے اور اس فرمانے کے بعد حضرت عمرؓ تشریف لائے۔''

☆ حضور اکرم ﷺ نے ایک پیش آمدہ صورت حال کے بعد حضرت عمرؓ سے یہ بات برملا طور پر فرمائی: ''(اے عمرؓ) جس راستے پر تم چل رہے ہو گے اس پر تمہیں شیطان چلتا ہوا کبھی نہیں ملے گا۔ وہ مجبور ہو گا کہ اپنا راستہ بدل کر دوسرا راستہ اختیار کرے۔''

☆ ایک مرتبہ حضور سرکار دو عالم ﷺ جبل احد پر تشریف لے گئے، اس موقعہ پر پہاڑ میں کچھ حرکت سی پیدا ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے احد! ٹھہر جا! اس لئے کہ اس وقت تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اپنی (غالبًا) جنت کی سیر کا ذکر فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا وہاں ایک محل دیکھا میں نے اس کی خوبصورتی کے پیش نظر پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب عرض کیا گا کہ عمر بن خطابؓ کا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''میرا جی چاہا کہ اس محل کے اندر داخل ہو جاؤں، مگر اے عمرؓ مجھے تیری غیرت یاد آگئی اس لئے میں اس کے اندر نہیں گیا۔'' یہ سن کر حضرت فاروق اعظمؓ رو پڑے اور عرض کیا کہ حضور! آپ پر میرے ماں باپ قربان، کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا؟

حضور اکرم ﷺ کے ان ارشادات مبارکہ کی روشنی میں حضرت فاروق اعظمؓ کی جو رفعت مقام اور جلالت مرتبت ظاہر ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ ضرورت تھی کہ ہر ہر ارشاد نبوی ﷺ پر تفصیلی بحث ہوتی لیکن وقت کی گنجائش کے مطابق جو کچھ تحریر کر دیا ہے حصول ثواب اور خیر و برکت کے لئے یہی کافی ہے۔ ﴿از خلفاء راشدین، ص ۳۰۳۔ پروفیسر ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب﴾

حضرت عمر فاروق ؓ کا عشق رسول ﷺ

سیدنا عمر بن خطابؓ، نبی کریم ﷺ کے عم محترم حضرت عباسؓ سے فرماتے ہیں کہ تمہارا اسلام لانا مجھے اپنے باپ خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کو تمہارے اسلام لانے سے جس قدر خوشی ہوئی، بس میرے لئے وہ خوشی ہے۔ میں اپنی خوشی کو نبی کریم ﷺ کی خوشی پر قربان کر دیتا ہوں۔ ﴿مدارج النبوۃ﴾

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ یہ اس لئے میں نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو یہ بات پسند ہے کہ تم اسلام میں سبقت کرو۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ حضرت عمرؓ کی نبی کریم ﷺ سے اتنی محبت بڑھی کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت عمر فاروقؓ کو رسول پاک ﷺ کا زمانہ یاد آتا تو آپ رونے لگتے اور روتے روتے بے ہوش ہو جاتے۔

ایک مرتبہ آپؓ رات کو حفاظتی گشت فرما رہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ کی روشنی محسوس ہوئی اور ایک بڑھیا کی آواز کان میں پڑی جو اون کو دھنتی ہوئی چند اشعار پڑھ رہی تھی، جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:

''محمد ﷺ پر نیکیوں کا درود پہنچے اور پاک وصاف لوگوں کی طرف سے جو برگزیدہ ہوں، ان کا درود پہنچے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ راتوں کو عبادت کرنے والے تھے اور آخیر راتوں کو رونے والے تھے۔ کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میں اور میرا محبوب کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے کہ موت مختلف حالتوں میں آتی ہے، نہ معلوم میری موت کس حالت میں آئے اور حضور ﷺ سے مرنے کے بعد ملنا ہو سکے یا نہ ہو سکے۔

حضرت عمرؓ ان اشعار کو سن کر رو پڑے۔

حضرت عمرؓ کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک ادنیٰ جھلک یہ بھی دیکھئے کہ اپنی اس بہادری کے باوجود حضور ﷺ کی وصال کی حالت کا تحمل نہ فرما سکے۔ سخت حیرانی و پریشانی کے عالم میں تلوار ہاتھ میں لے کھڑے ہوگئے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے تو اس کی گردن اڑا دوں گا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے جو حضور ﷺ کے انتقال کی جھوٹی خبر اڑا رہے ہیں۔ جب صدیق اکبرؓ نے اس وقت نہایت ہی استقلال کا ثبوت دیتے ہوئے بات واضح فرمائی تو حضرت عمرؓ لرز گئے اور آنکھوں میں آنسو بھر لاتے ہیں اور آپؓ کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے بے ہوشی کی حالت ہوتی ہے اور گویا یوں فرمایا:

نعم سری طیف من اھوی فارقنی ....والحب یعترض اللذات بالام

ہاں مجھے محبوب کا آیا خیال آنکھیں ہیں تر.......عشق لذت پر الم کا ڈال دیتا ہے اثر

حضرت عمر فاروقؓ عدل وحریت کا مہرِ منیر

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ عمر فاروقؓ کو اسلام میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ آپ کے کارناموں سے تاریخ اسلام کا چہرہ روشن ہے آپ کی درخشندہ تاریخ سے ۱۴۰۰ سال جگ مگ نظر آرہے ہیں۔ عدل وانصاف کے باب میں حضرت عمرؓ کا کوئی ثانی نہیں۔ ان کے عالی اطوار، شاندار کردار اور قابل رشک اسوہ حسنہ سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضرت عمرؓ کی تائید میں ۲۷ قرآنی آیات نازل ہوئیں۔ آپؓ کی شان میں ۴۰ سے زائد احادیث رسول ﷺ موجود ہیں۔ آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کو آنحضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ اور مسلمانوں کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ خود آپ (حضرت عمر فاروقؓ)، آنحضرت ﷺ کی نواسی اور حضرت علیؓ کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کے شوہر تھے۔

حضرت فاروق اعظمؓ نے ۶۳ سال کی عمر پائی۔ آپؓ نے دس سال چھ ماہ دس دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کا مثالی دورِ حکومت

اسلام کا دامن اور عہد مصطفوی ﷺ جن درخشندہ اور اولوالعزم کرداروں سے آراستہ ہے۔ ان میں خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطابؓ کا نام مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ فاروق اعظمؓ کا عدل وانصاف، رعایا پروری، خدا ترسی اور طرز حکومت سے دنیا کی ہر قوم ریزہ چینی کر رہی ہے۔

صاف لفظوں میں اسلامی مساوات کا سورج عہد فاروقی میں ۲۲ لاکھ مربع میل تک سکون وطمانیت کی روشنی بانٹتا رہا۔

آج کے عہد کی جمہوری، اشتراکی، شورائی اور سرمایہ دارانہ حکومتوں کی اصطلاحات، قواعد وضوابط، طرز ہائے زندگی ہر ہر شعبے اور ہر ہر سوسائٹی کا موازنہ حضرت عمر فاروق ؓ کے دور سے کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کے محمدی شریعت کو چند ہی سالوں میں انسانوں کی فلاح کا سب سے آسان اور سہل ترین ذریعہ قرار دینے والے اس خلیفہ نے جو کام ۱۴۰۰ سال قبل کیا تھا سارے طریقے آزمانے کے بعد بھی رعایا پروری کے ان اصولوں تک جدید حکومتیں نہیں پہنچ سکی ہیں۔

حضرت عمر فاروق ؓ کی اصطلاحات اور کارناموں پر بڑے بڑے فلاسفر اور حکمران سر دھن چکے ہیں۔ دنیا کا کوئی مؤرخ اور اسکالر حضرت عمر ؓ کی اصلاحات کو نظر انداز کئے بغیر سستے انصاف کے حامل اصول رقم نہ کر سکا۔ حضرت عمر ؓ کا عدالتی نظام عصر حاضر کی طرح نہ تھا۔ انتہائی آسان اور سہل انصاف آپ کی خصوصیات میں ہے۔ یہاں کسی قسم کی رشوت، سفارش، جھوٹی گواہی، جانبداری اور بے ایمانی کا تصور ہی نہ تھا۔ خود خلیفہ وقت بھی عدالت کے روبرو پیش ہوکر جواب دینے کا پابند تھا۔

۱۸ ہجری میں نیشاپور، الجزیرہ، ۱۹ ہجری میں قیساریہ، ۲۰ ہجری میں مصر، ۲۱ ہجری میں اسکندریہ اور نہاوند پر اسلام پرچم لہرایا گیا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے دنیا کے تمام مفتوحہ ممالک کا دورہ کیا۔ ہر ہر شہر اور ہر ہر علاقے میں کھلی کچہریاں لگائیں، موقع پر احکامات جاری کئے، حکمرانوں کے دروازے پر دربان مقرر کرنے پر پابندی لگائی، ساری ساری رات بازاروں اور گلیوں کے پہرے دیئے، بھوکوں پیاسوں، بے خانماؤں اور ضرورت مندوں کے لئے خود چل کر گئے۔ رعایا کے ہر طبقے کی ضروریات کی تکمیل کے لئے رات اور دن کا آرام چھوڑ دیا تھا۔ قحط میں آپ نے گھی اور زیتون ترک کر دیا تھا آپ کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا لیکن آپ رعایا پروری اور غریبوں کے دکھ درد میں برابر شریک رہے۔

حضرت عمر فاروق ؓ کا دور اسلامی تاریخ کا درخشندہ اور بے مثال دور ہے۔ اس عہد کی کہانیاں تمام مذاہب میں ضرب المثل بن گئی ہیں۔ ایڈورڈ گبن، روسو، ویدرک، برنارڈشا، گاندھی، نہرو اور عیسائی، یہودی، کمیونسٹ سبھی حکمران آپ کے طرز زندگی، دستور مملکت پر آج تک رطب اللسان ہیں۔ عہد حاضر کا مسلمان دوسروں کے گھروں کے بجھے ہوئے چراغوں سے روشنی مانگتا ہے افسوس کہ اسے خلافت راشدہ کے چمکتے ہوئے سورج کی کرنیں نظر نہیں آتیں۔ ہمارے مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ مملکتوں کی تعمیر وترقی، فلاح و بہبود اور جدید انکشافات میں دوسرے ممالک کی دوڑ میں شریک ہونے کے لئے غیر مسلم حکمرانوں کے طریقے پر چلنے کی بجائے خلفاء راشدین ؓ کی اصلاحات کی مشعل راہ بنائیں۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے کارناموں کو نئی نسل کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن پر ان کی خدمات کے ابلاغ کے لئے مستقل شعبے قائم کئے جائیں۔ مسلمانوں کی متاع حیات صحابہ کرام ؓ کے کارنامے اور نابغہ روزگار خدمات ہیں۔ ہم انہیں کے درخشندہ اصولوں کو مشعل بنا کر ہر چیلنج کا جواب دے سکتے ہیں۔

خلفاء راشدین ؓ اور صحابہ کرام ؓ کے خلاف تحریر و تقریر سے نکلنے والی ہر تنقید کو قابل تعزیز جرم قرار دیا جائے۔ وہ قوم جو اپنے اسلاف کی زندگیوں کو مشعل بناتی ہیں وہ جہاد اور اخلاق کے کسی میدان میں ہزیمت نہیں اٹھا سکتی۔

شہادت

آپ ؓ کی بے مثال فتوحات سے اہل باطل گھبرا گئے تھے۔ چناچہ ایک ایرانی ''فیروز ابولولو'' مجوسی کے حملے سے یکم محرم ۲۳ ہجری میں

مدینہ منورہ میں آپ ؓ نے شہادت پائی اور آپ کی تدفین، حضرت عائشہ ؓ کی اجازت سے، آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس میں ہوئی۔

فتح بیت المقدس کا واقعہ

حضرت عمروؓ بن العاص نے جب بیت المقدس کا محاصرہ کیا تو علمائے نصاریٰ نے کہا کہ تم لوگ بے فائدہ تکلیف اٹھاتے ہو، تم بیت المقدس کو فتح نہیں کر سکتے۔ فاتح بیت المقدس کا حلیہ، اس کی علامات ہمارے یہاں لکھی ہوئی ہیں۔ اگر تمہارے امام میں وہ سب باتیں موجود ہیں تو بغیر لڑائی کے ہم بیت المقدس ان کے حوالے کر دیں گے۔ اس واقعہ کی خبر حضرت فاروق اعظم ؓ کو دی گئی اور آپ ؓ بیت المقدس تشریف لے گئے۔

یہ واقعہ تاریخ عالم میں ہمیشہ زریں حروف میں چمکتا رہے گا کہ حضرت عمر فاروق ؓ کا زادِ راہ اس سفر میں جو اور چھوہارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ایک اونٹ آپ ؓ کے پاس تھا۔ جس پر آپ ؓ اور آپ ؓ کا غلام نوبت بہ نوبت سوار ہوتے تھے۔ آپ کے کرتہ میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ مسلمان جب آپ ؓ کی پیش وائی کو آئے اور آپ ؓ کو اس حال میں دیکھا تو سب نے اصرار کر کے آپ ؓ کو عمدہ لباس پہنایا اور ایک گھوڑے پر سوار کیا۔ چند قدم چلنے کے بعد آپ ؓ نے فرمایا میرے نفس پر اس کا برا اثر پڑتا ہے پھر وہی پیوند لگا ہوا کرتا پہن لیا، گھوڑے سے اتر پڑے۔ رومیوں نے اس عرب وعجم کے فرمانروا، اس روحانی بادشاہ کو جس کے نام سے تمام عالم میں زلزلہ بپا ہوا تھا، دیکھا تو کہا کہ بے شک فاتح بیت المقدس یہی ہیں اور دروازہ آپ کے لئے کھول دیا۔ ﴿از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ، ازالتہ الخفا مقصد، دوم ص ۶۰)

حضرت علی ؓ کی طرف سے حضرت عمر ؓ کی بیعت

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو آپ ؓ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے ایک عہد کیا ہے (مسلمانوں کیلئے خلیفہ کا انتخاب) کیا تم اس پر رضامند ہوتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اے خلیفہ رسول ﷺ! ہم اس بات پر راضی ہیں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ عمر بن خطاب ؓ کے بغیر ہم کسی دوسرے شخص کے حق میں راضی نہیں ہوں گے۔''

﴿اسد الغابہ، جلد۲، ص ۷۔ صواعق محرقہ ص ۵۴۔ ریاض النضرۃ جلد۲، ص ۸۸﴾

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت سیدنا عمر ؓ خلیفۃ المسلمین ہوئے۔ آپ ؓ کی سب اصحاب ؓ، بشمول سیدنا علی ؓ نے بھی بیعت فرمائی۔

حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ:

''پس مسلمانوں نے ابوبکر ؓ کی بیعت کی تو میں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ ان کی بیعت کی۔ پس جب وہ جہاد کے لئے مجھے کہتے تو میں جہاد میں شریک ہوتا۔ جب وہ مجھے عطایا و ہدایا دیتے تو میں قبول کرتا۔ پس ابوبکر ؓ نے (آخری وقت میں) عمر ؓ کے حق میں اشارہ کیا اور اس معاملہ میں انہوں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ پس مسلمانوں نے عمر کی بیعت کی۔ میں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ عمر کی بیعت کی۔ جب وہ غزوات میں مجھے طلب کرتے تو ان کا شریک کار رہوتا اور عطیات و غنائم وغیرہ جب وہ مجھے عنایت کرتے تو ان کو قبول کرتا۔'' ﴿کنز العمال، جلد۶۔ صفحہ ۸۲﴾

علمائے اہلسنّت کی ان کتابوں اور ان حقائق سے شیعہ متفق نہ ہوں تو ان کی تسلی کے لئے شیعہ مجتہد شیخ ابی جعفر محمد بن الحسن الطّوسی (۴۶۰ھ) کا قول درج کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمایئے:

☆ **فبایعت ابابکر کما یا یعتموہ...... فبایعت عمر کما یایعتموہ ...... فوقیت لہ ببیعتہ حتی لما قتل جعلنی سادس ستۃ قد خلت حیث ادخلنی .﴿امام شیخ طوسی، جلد ثانی، ص ۱۲۱، طبع نجف اشرف عراق﴾**

''جس طرح تم نے ابوبکر کی بیعت کی اسی طرح میں نے بھی ان سے بیعت کی ...... پھر جس طرح تم نے عمر کی بیعت کی میں نے بھی اسی طرح عمر کی بیعت کی اور بیعت کے حقوق کو میں نے پورا کیا حتیٰ کہ جب عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عمر نے مجھے چھ آدمیوں (کی کمیٹی) میں ایک ممبر قرار دے کر شامل کیا اور میں نے شامل ہونا قبول کیا۔'' ﴿رحماء بینھم، حصہ دوم، ص ۵۷﴾

شیعہ حضرات کی اس روایت کے پیش نظر، یہی کہا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضٰی ؓ نے حضرت عمر ؓ کی بیعت کی تھی اور آپ ؓ کو امیر المومنین بدِل وجان تسلیم کیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ شیعہ مجتہدین نے انہیں تقیہ کی سیاہ چادر اوڑھا کر اپنے ہی پیشوا کی تعلیمات کا مذاق اڑایا۔

اسلام میں حضرت عمر فاروق ؓ کا مقام

حضرت عمرؓ چالیسویں نمبر پر آنحضرت ﷺ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ آپؓ کی بہادری اور ناموری پہلے ہی عرب میں مسلم تھی لیکن جب آپ اسلام کے خلعت سے آراستہ ہوئے تو آنحضرت ﷺ سمیت تمام مسلمان خوشی سے نڈھال ہو گئے۔

☆ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری کر دیا ہے۔''

☆ دوسری حدیث میں فرمایا: ''اگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو عمر نبی ہوتے۔''

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ رقمطراز ہیں:

''عمرؓ بن خطاب کا دل آئینہ شفاف کی مانند روشن تھا۔ آپ کے افکار و خیالات میں حقیقت کا عکس نظر آتا تھا۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کی ستائیس (۲۷) آیات ایسی ہیں جو حضرت عمر فاروق ؓ کی رائے کے مطابق نازل ہوئی ہیں۔'' ﴿ازالۃ الخفا﴾

حضرت عمر فاروق ؓ عہد نبوی ﷺ میں ہر موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ مدنی زندگی میں آپ ﷺ کی رفاقت میں حضرت عمرؓ نے ۲۷ جنگوں میں شرکت فرمائی۔ آنحضرت ﷺ سے گہری عقیدت اور محبت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی حضرت حفصہؓ، آپ ﷺ کے نکاح میں دی۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دور میں دو سال تک آپؓ نے بطور مشیر اور خصوصی وزیر کام کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے وفات کے وقت رائے عامہ اور اسلام کی تعمیر و ترقی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جب آپ ؓ کو خلیفہ نامزد کیا تو آپؓ اس اعتماد پر پورے اترے اور خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد آپؓ نے دس سال چھ ماہ بارہ دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل پر عدل و انصاف کا مینہ برسایا۔

حضرت عمر فاروق ؓ کا دور حکومت

خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق ؓ کا دور سادہ نفسی، عاجزی اور فروتنی کا زندہ جاوید نمونہ تھا۔ آپ ؓ کا سیکرٹریٹ مسجد نبوی تھا۔ یہیں سے قیصر و کسریٰ کے زیر و زبر کرنے اور دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے فیصلے صادر ہوتے تھے۔ ۲۲ جمادی الثانی، ۱۳ ہجری کو آپؓ نے منصب خلافت سنبھالا جس کمال قوت اور حسن سیاست سے آپؓ نے خلافت کی مسند کو رونق بخشی اس کی نظیر نہیں ملتی۔

اہم فتوحات

☆ ۱۴ہجری میں دمشق، بصرہ، بعلبک کے علاقے فتح کئے۔اسی سال آپؓ نے پوری امت کوتراویح کی نماز پر جمع کیا۔

☆ ۱۵ہجری میں شرق اردن، یرموک، قادسیہ کے عظیم الشان معرکے ہوئے۔اسی سال آپؓ نے کوفہ شہر کی بنیاد ڈالی۔

☆ ۱۶ہجری میں اہواز مدائن اور ایران کے کئی علاقوں پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا۔اسی سال عراق اسلامی حکومت میں شامل ہوا۔

☆ ۱۶ہجری اواخر میں تکریت، انطاکیہ، حلب کی فتوحات کے بعد بغیر جنگ بیت المقدس قبضہ میں آیا۔ اسی سال حضرت علی المرتضیٰؓ کے مشورے سے سن ہجری کا آغاز کیا۔حضرت عمرؓ نے آنحضرتﷺ کی ولادت یا وفات کے بجائے مسلمانوں کی فتوحات اور وسعت کا باعث بننے والے واقعہ ہجرت سے اسلام کے نئے سال کا آغاز کرکے تاریخ ساز کارنامہ سرانجام دیا۔محرم الحرام سے آپؓ نے اسلامی سال کا آغاز کیا۔اسی ماہ کی یکم کوشہید ہوکر نئے سال کا آغاز ہی قربانی اور جذبہ سے کیا۔

☆ ۱۷ہجری میں ملک حجاز پر قحط پڑا۔آپؓ نے حضرت عباسؓ سے درخواست کی کہ آپؓ ،حضورﷺ کے چچا اور ہم تمام لوگوں کے بزرگ ہیں، بارش کے لئے دعا فرمائیں۔حضرت عباسؓ نے دعا مانگی:

''اے اللہ سفید ریش انسان تیرے دروازے پر حاضر ہوئے۔اس کی اس قرابت کی وجہ سے جو رسول اللہﷺ کے ساتھ مجھے حاصل ہے اس کے وسیلے سے بارش نصیب کر۔''

اُن کی اِس دعا کی برکت سے دفعتہً جبل سلع کی پشت سے موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔:

حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت عمرؓ کا ادب واحترام

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ،اس کے بعد آپؓ کو ہمیشہ یا امیر المومنین کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔تاکہ بعد میں آنے والے کوکسی طرح کی بھی بدگمانی پھیلانے کا موقع نہ ملے۔ادب واحترام کی اس کیفیت کوشارح نہج البلاغہ ابن الحدید شیعی (۶۵۶ ھ) کی زبانی سنئے:

''علی، عمرکواس وقت سے جب وہ خلیفہ ہوئے ان کی کنیت سے مخاطب نہیں کرتے تھے بلکہ امیر المومنین کہہ کرخطاب کرتے تھےاور یہ بات اسی طرح کتب حدیث وکتب سیر وتاریخ میں بیان ہوئی ہے۔﴿شرح نہج البلاغہ، جلد۲،ص۶۳۴﴾

دوستانہ ذمہ داری

ادب واحترام کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ نے سیدنا حضرت عمرؓ کی ہمیشہ بھلائی چاہی ہے۔آپؓ کی دنیوی اور اخروی زندگی کوبہتر اوراچھی دیکھنے کے آرزومند رہتے تھے۔حضرت امام ابو یوسفؒ،حضرت امام ابوحنیفہؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ:

''جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنائے گئے تو اس وقت حضرت علیؓ نے ازراہ ترغیب وتلقین حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر آپ اپنے سابق خلیفہ کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں تو اپنی قمیض کو پیوند لگائیے،اپنے جوتے وموزے کو پیوند لگائیے۔دنیوی امیدیں کم کردیجئے اور سیر ہوکر نہ کھائیے۔''

﴿کنز العمال، جلد۸،ص۲۱۹، الخراج ص۱۵،مصر﴾

یہ ایک دوستانہ احساس تھا۔آپؓ اس امر کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے کہ اپنے دوستوں کی آخرت کوبہتر اور عمدہ بنانے کے لئے جو جو

تجاویز ہوں وہ پیش کردی جائیں۔اگر دوستوں کی بھلائی نہ چاہے تو گویا اس نے حق دوستی ہی ادا نہ کیا اس لئے آپؓ نے ہمیشہ اس کا اہتمام کیا تھا۔تاریخ یعقوبی کا مصنف احمد بن ابی یعقوب بن جعفر الکاتب الکات العباسی شیعی (۲۰۶ھ) بھی اسی قسم کا ایک واقعہ لکھتا ہے کہ:

''حضرت علیؓ نے فرمایا کہ: یہ تین چیزیں اگر آپ محفوظ کرلیں اور ان پر عمل درآمد کریں تو یہ آپ کے لئے دیگر اشیاء سے کفایت کریں گے اور چیزوں کی حاجت نہ رہے گی اور اگر آپ ان کو ترک کردیں گے تو ان کے سوا آپ کو کوئی چیز نفع نہ دے گی۔اس وقت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا۔بیان کیجئے: حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ: ایک تو قریب و بعید سب لوگوں پر اللہ کی حدود کے قوانین جاری کیجئے۔دوسرا یہ کہ کتاب اللہ کے موافق رضامندی اور ناراضگی دونوں حالتوں میں یکساں حکم لگایئے۔تیسرا یہ کہ سیاہ و سفید ہر قسم کے آدمیوں میں حق و انصاف کے ساتھ تقسیم کیجئے۔یہ کلام سننے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ آپؓ نے مختصر کلام کیا مگر ابلاغ تبلیغ کا حق ادا کردیا ہے۔'' ﴿تاریخ یعقوبی شیعی جلد۲،ص ۲۰۸۔رحماء بینھم حصہ دوم،ص ۱۲۶﴾

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کے مابین بے پناہ محبت و مودت تھی اور ایک دوسرے کی آخرت کو اچھی دیکھنے کے خواہش مند رہتے تھے۔ایک دوسرے کو نصیحت کیا کرتے تھے۔اگر خدانخواستہ ان کے درمیان وہ بات ہوتی جو شیعہ مجتہدوں نے اور ان کے پیشوا خمینی نے پھیلا رکھی ہے تو بتلایئے ایسے ''کلمات مرتضوی'' کبھی ہوتے؟ نصیحت کرنا اور بھلائی چاہنا اس امر کا شاہد ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے گہرے محبّ تھے۔

بے تکلفانہ روابط

دوستی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے کندھا ملا کر چلیں،ایک دوسرے کا ہاتھ تھامیں،ایک دوسرے کو محبت بھری نظر سے دیکھیں۔ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں۔ایک دوسرے کی خوشی میں،غمی میں شامل ہوں۔سیدنا حضرت عمرؓ اور حضرت سیدنا علیؓ کے بے تکلفانہ روابط کی ایک روایت ملاحظہ فرمایئے:

''ایک مرتبہ قیس بن سعد بن عبادہ حصول علم و اخلاق کے لئے مدینہ منورہ پہنچے ایک شخص کو دیکھا کہ دو چادروں میں ملبوس ہے۔سر پر زلفیں ہیں (دوستوں کی طرح) عمر کے کندھا مبارک پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ علی بن ابی طالبؓ ہیں۔'' ﴿تذکرہ الحفاظ للذہبی جلد۱،ص ۲۱﴾

اگر شیعہ کی اس روایت سے کہ وہ ایک دوسرے کے پکے دشمن اور ان کے درمیان گہری عداوت تھی (معاذ اللہ) اس سے اتفاق کرلیا جائے تو بتلایئے کیا یہ محبانہ ادائیں ہوتیں؟ ان اداؤں کا ہونا اس امر کا واضح قرینہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے۔﴿از کتاب رحماء بینھم ج ۲﴾

سیدنا عمر فاروقؓ کے ارشادات

☆ اگر صبر و شکر دو سواریاں ہوتیں تو میں پرواہ نہ کرتا کہ کس پر سوار ہوں۔

☆ جو شخص راز چھپاتا ہے،اس کا راز اس کے ہاتھ میں ہے۔

☆ لوگوں کی فکر میں اپنے تئیں نہ بھول جاؤ۔

- ☆ مجھے سائل کے سوال سے اس کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔
- ☆ دنیا تھوڑی سی لو، تب آزادانہ بسر کرسکو گے۔
- ☆ آدمی کے نماز، روزہ پر نہ جاؤ بلکہ اس کی درست معاملگی اور عقل کو دیکھو۔
- ☆ علم، عقل کی زیادتی پر موقوف نہیں۔
- ☆ اشعار عرب، بلند اخلاق، صحت لغات اور انساب کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔
- ☆ توبہ کی تکلیف سے گناہ کا ترک کر دینا زیادہ سہل ہے۔
- ☆ دولت سر اونچا کئے بغیر نہیں رہتی۔
- ☆ جو شخص برائی سے آگاہ نہیں وہ ضرور اس میں گرفتار ہوگا۔
- ☆ آج کا کام کل پر نہ اٹھا رکھو۔
- ☆ جو چیز پیچھے ہٹی پھر آگے نہیں بڑھتی۔
- ☆ کسی کی شہرت آوازہ سن کر دھوکا نہ کھاؤ۔
- ☆ حکومت کے لئے ایسی شدت کی ضرورت ہے، جس میں جبر نہ ہو اور ایسی نرمی کی جس میں سستی نہ ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

++++ ختم شد ++++